اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت سوم

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت سوم

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ

اپیل!

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ طلبہ کے لئے نصاب کے تحت
معیاری درسی کتب کی تیاری پر مامور ہے۔ بورڈ اس سلسلے میں نامور ماہرین
کی خدمات سے استفادہ کرتا ہے۔ اگرچہ کتابوں کے مواد اور معیار کو بہتر بنانے
کے لئے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی بہتری کی گنجائش موجود رہتی
ہے۔ غلطیوں کے امکانات کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اس پس منظر میں گزارش ہے کہ ہماری
رہنمائی فرمائیں تاکہ درسی کتب کے معیار کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

یحییٰ خان مینگل

چیئرمین

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

فون/فیکس نمبر: 081-2470501

ای میل: btbb_quetta@yahoo.com

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان No. So (Academic) /Edu/2-6/2999-3003 مورخہ 24 دسمبر 2013 بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر 2308-2310/C.B مورخہ 24 دسمبر 2013 اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کر کے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

مصنفین: مس سبین اکبر
ایم۔اے (اسلامیات)، ایم فل
(اسسٹنٹ پروفیسر، بلوچستان یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (BUIT) کوئٹہ

مولانا محمد ہاشم کاکڑ پانیزئی
ایم۔اے (اسلامیات/عربی)

ذیشان ہاشمی
ایم۔اے (اسلامیات)

ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر غلام محمد جعفر

انٹرنل ریویو کمیٹی:

☆ پروفیسر رضا اللہ خان نیازی
گورنمنٹ ڈگری کالج، کوئٹہ

☆ پروفیسر نعمت اللہ
گورنمنٹ سائنس کالج، کوئٹہ

☆ مس رضیہ ابراہیم
پاک گرلز ہائی سکول کوئٹہ

☆ عبدالباری رئیسانی
(سبجیکٹ اسپیشلسٹ (کوآرڈینیٹ آفیسر) بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ، کوئٹہ)

پراونشل ریویو کمیٹی:

☆ پروفیسر محمد نعمان الحق
ایس آر او، بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹنشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ

☆ پروفیسر ڈاکٹر محمد بخش قمر
گورنمنٹ موسیٰ کالج، کوئٹہ

☆ مولوی حبیب اللہ
ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج، کوئٹہ

☆ حافظ عبدالرحمٰن
عربک ٹیچر، گورنمنٹ ہائی سکول، حاجی غیبی روڈ کوئٹہ

☆ حافظہ مریم شبیر
گورنمنٹ گرلز ماڈل سکول، لائیو اسٹاک کوئٹہ

☆ عبدالخالق
اسسٹنٹ ڈائریکٹر (کریکولم)، کوآرڈینیٹ آفیسر،
بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹنشن سینٹر بلوچستان، کوئٹہ

کمپوزنگ: محمد امجد قادری
گرافکس: فرخ اقبال
تیار کردہ: نیو کالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ)، کوئٹہ
نگران طباعت: عبید اللہ مینگل (ماہر مضمون)

پرنٹر: نیو کالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ)، کوئٹہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فہرست

باب	عنوان	صفحہ نمبر
باب اوّل:	القرآن الکریم	6
	سبق نمبر 1۔ ناظرہ قرآن کریم (بمعہ تجوید)	6
	سبق نمبر 2۔ حفظِ قرآن کریم	18
	سبق نمبر 3۔ حفظ و ترجمہ	19
باب دوم:	ایمانیات اور عبادات	21
	توحید، رسالت اور آخرت	21
	سبق نمبر 4۔ توحید	21
	سبق نمبر 5۔ رسالت	22
	سبق نمبر 6۔ آخرت	23
	سبق نمبر 7۔ قرآن مجید کا تعارف اور تلاوت کے آداب	26
	سبق نمبر 8۔ اوقاتِ نماز اور آدابِ نماز	29
	اوقاتِ نماز	29
	آدابِ نماز	30
	سبق نمبر 9۔ قبلہ کا تعارف و اہمیت، مسجد کی اہمیت و احترام	32
باب سوم:	(الف) سیرتِ طیّبہ	36
	سبق نمبر 10۔ حضرت ابو طالب کی کفالت	36
	سبق نمبر 11۔ سفرِ شام	38
	سبق نمبر 12۔ حلف الفضول	40
	سبق نمبر 13۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ سے نکاح	42
	سبق نمبر 14۔ حجرِ اسود کی تنصیب	44

فہرست

باب	عنوان	صفحہ نمبر
	سبق نمبر15۔ غارِ حرا میں خلوت نشینی	46
	(ب) سیرت طیبہ	49
	سبق نمبر16۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت	49
	سبق نمبر17۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت داری	51
	سبق نمبر18۔ حسنِ معاملات	53
	(ج) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حیاتِ طیبہ کی روشنی میں	55
	سبق نمبر19۔ رواداری	55
	سبق نمبر20۔ صبر و تحمل	57
	سبق نمبر21۔ حُسنِ معاشرت	59
باب چہارم:	اخلاق و آداب	61
	بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات	61
	سبق نمبر22۔ بہن بھائیوں کے ساتھ تعلقات	61
	سبق نمبر23۔ پڑوسیوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے تعلقات	63
	سبق نمبر24۔ جھوٹ اور چوری سے اجتناب	65
	سبق نمبر25۔ غیبت اور بہتان سے اجتناب	68
	سبق نمبر26۔ گفتگو کے آداب	70
باب پنجم:	ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام	72
	سبق نمبر27۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام	72
	سبق نمبر28۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	75
	فرہنگ	78

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

القرآن الکریم

باب اوّل

سبق نمبر 1

ناظرہ قرآن کریم (بمعہ تجوید)

عربی حروف وحرکات کی پہچان

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھانے سے طلباء

1. عربی حروف ہجاء کو پہچان سکیں گے اور ان کی تعداد کو جان سکیں گے۔
2. حروف کی آواز اور ادائیگی کے انداز کو جان لیں گے۔
3. کسی حد تک ان حروف کے مخارج سے آگہی ملے گی۔

حروف ہجاء

ا الف	ب با	ت تا	ث ثا	ج جیم	ح حا
خ خا	د دال	ذ ذال	ر را	ز زا	س سین
ش شین	ص صاد	ض ضاد	ط طا	ظ ظا	ع عین
غ غین	ف فا	ق قاف	ك کاف	ل لام	م میم
ن نون	و واو	ہ ہا	ھ ھا	ء ہمزہ	ی یا

مشق

☆ درج ذیل حروف کو درست تلفظ کے ساتھ ادا کریں۔

''ب'' کی آواز ''با'' ہے، ''ت'' کی آواز ''تا'' ہے اور ''ج'' کی آواز ''جیم'' ہے۔ اس طرح دیے گئے حروف کی اپنی اپنی آواز دہرائیں۔

ہ ب و ز ا

ط ت خ ث ذ

غ ظ

نوٹ

عربی زبان کے کل حروف کی تعداد انتیس (۲۹) ہے۔
انھیں حروف ہجاء یا حروف تہجی کہتے ہیں۔
ان میں سے ۱۵ کھینچنے والے اور ۱۴ بغیر کھینچنے والے حروف ہوتے ہیں۔
ہر حرف کی الگ الگ آواز ہوتی ہے۔
قرآن مجید کی صحیح تلاوت کے لیے ان حروف کا جاننا اور
انہیں اپنے مخارج سے بمعہ لحاظ صفات کے ادا کرنا ضروری ہے۔

برائے اساتذہ

اساتذہ کرام ان حروف کی عربی تلفظ کے مطابق طلبہ کو مشق کرائیں۔ مثلاً با ، تا ، را ، زا ۔

حَرَکاتُ

زبر (ـَــ)، زیر (ـِــ) اور پیش (ـُــ)

زبر کی صورت (ـَــ)

یہ علامت (ـَــ) حرف کے اوپر آتی ہے۔ اس لیے اسے زبر کہتے ہیں۔ زبر کے معنی اوپر کے ہیں۔ اس کی آواز ہلکے "الف" کی سی ہوتی ہے۔

اَ/ءَ	بَ	تَ	ثَ	جَ	حَ	خَ	دَ	ذَ
رَ	زَ	سَ	شَ	صَ	ضَ	طَ	ظَ	عَ

مشق

اَ	جَ	دَ	سَ	ظَ	فَ	كَ	مَ

صَبَرَ	عَبَدَ	ضَرَبَ

زیر کی صورت (ـِـ)

یہ علامت (ـِـ) حرف کے نیچے آتی ہے۔ اس لیے اسے **زیر** کہتے ہیں۔ زیر کے معنی نیچے کے ہیں۔ اس کی آواز ہلکی "ی" کی سی ہوتی ہے۔

اِ/ءِ	بِ	تِ	ثِ	جِ	حِ	خِ	دِ	ذِ
رِ	زِ	سِ	شِ	صِ	ضِ	طِ	ظِ	عِ

مشق

اِ	تِ	خِ	ذِ	سِ	طِ

سِرِفِ	رِزِقِ	جِرِفِ

پیش کی صورت (ـُـ)

یہ علامت (ـُـ) حرف کے اوپر آتی ہے اور ہلکے **واؤ** کی آواز دیتی ہے۔

اُ/ءُ	بُ	تُ	ثُ	جُ	حُ	خُ	دُ	ذُ
رُ	زُ	سُ	شُ	صُ	ضُ	طُ	ظُ	عُ

مشق

بُ	جُ	رُ	صُ	طُ	عُ

سُرُفُ	مُرُضُ	جُرُفُ

تینوں حرکات کی صورتیں

یہاں تینوں حرکات ''زبر، زیر'' اور ''پیش'' اپنی اپنی آواز دے رہی ہیں۔

زبر، زیر اور پیش کو ہی حرکت کہتے ہیں اور جس حرف پر (ـَـ)، (ـِـ)، (ـُـ) کا نشان ہو اُس حرف کو متحرّک (حرکت والا حرف) کہتے ہیں۔ ہر حرکت کی آواز کو غور سے سمجھنا چاہیے۔

بَ	بِ	بُ	تَ	تِ	تُ
ثَ	ثِ	ثُ	جَ	جِ	جُ
حَ	حِ	حُ	خَ	خِ	خُ
دَ	دِ	دُ	ذَ	ذِ	ذُ
رَ	رِ	رُ	زَ	زِ	زُ
سَ	سِ	سُ	شَ	شِ	شُ
صَ	صِ	صُ	ضَ	ضِ	ضُ

وَزَنَ	سَمِعَ	وُرِدَ	نِعَمَ	كَرُمَ	اِبِلِ

مشق

رُزِقَ	وَرِثَ	حَسَدَ	بَرِقَ	كَرِهَ	ضُرِبَ
قُتِلَ	مُنِعَ	شَهِدُ	رُسُلُ	رَحِمَ	سُقِطَ

سُکُوْن یا جَزْم (ـْـ)

یہ (ْ) نشان سکون یا **جزم** کہلاتا ہے۔ جس حرف پر یہ نشان ہو اُسے **ساکن** یا **مجزوم** کہتے ہیں۔ ساکن حرف سے پہلے حرف پر زبر، زیر، پیش ہوتا ہے اور حرکت والا حرف ساکن حرف سے ملا کر پڑھا جاتا ہے۔

اَبْ	اِبْ	اُبْ	اَتْ	اِتْ	اُتْ
اَجْ	اِجْ	اُجْ	اَدْ	اِدْ	اُدْ
اَشْ	اِشْ	اُشْ	اَصْ	اِصْ	اُصْ
اَطْ	اِطْ	اُطْ	اَلْ	اِلْ	اُلْ

قُلْ	اَبِیْ	اُخْرَ	خَلَتْ	لَدُنْ	یَکْتُبُ	عَلَیْکُمْ

مشق

اَخْ	عِدْ	اُخْرُ	لَدُنْ	اَخِیْ
اَنْعَمَ	اَلْحَمْدُ	اَکْرَمْتَ	بَیْنَکُمْ	اَکْرَمَ
حَبْلٌ	شَهْرٍ	قَدْرٍ	عَدْنٍ	اِقْرَاْ

برائے اساتذہ

1۔ بچوں سے جزم اور پیش کی شکل میں فرق کے بارے میں بار بار پوچھا جائے اور لکھنے کی مشق کرائی جائے۔

2۔ تختہ سیاہ پر الفاظ لکھ کر کلاس میں باری باری بچوں سے ان الفاظ پر جزم اور بقیہ حرکات لگانے کا کہا جائے۔

3۔ جزم اور سکون کے تلفظ اور ادائیگی کی بار بار مشق کرائی جائے۔

تنوین: دو زَبر (ـــً)، دو زِیر (ـــٍ)، دو پیش (ـــٌ)

دو زَبر، دو زِیر یا دو پیش ایک جگہ ہوں تو وہ ''تَنوِین'' کہلاتے ہیں۔

دو زبر (ـــً)

زبر کی تنوین

اً / ءً	بًا	تًا	ثًا	جًا	حًا
خًا	دًا	ذًا	رًا	زًا	سًا

بَابًا	زَوْجًا	شَمْسًا	شِفَاءً	بَيْتًا

دو زیر (ـــٍ)

زیر کی تنوین

اٍ / ءٍ	بٍ	تٍ	ثٍ	جٍ	حٍ
غٍ	فٍ	قٍ	كٍ	لٍ	مٍ
نٍ	وٍ	ةٍ / هٍ	يٍ		

اِبِلٍ	وَقْتٍ	عَقْلٍ	مَوْجٍ	رُوْحٍ

پیش کی تنوین

دو پیش (ٌ)

اٌ / ءٌ	بٌ	تٌ	ثٌ	جٌ	حٌ	خٌ
دٌ	ذٌ	رٌ	زٌ	سٌ	شٌ	ضٌ
طٌ	عٌ	فٌ	کٌ	مٌ	یٌ	

کِتَابٌ	اَبَدٌ	قَدِیرٌ	اَمرٌ	نَذِیرٌ

مشق

(الف)

ءً	ءٍ	ءٌ	عًا	عٍ	عٌ
جًا	جٍ	جٌ	ھًا	ہٍ	ہٌ
شًا	شٍ	شٌ	قًا	قٍ	قٌ

(ب)

قَلَمٌ	حَسَنٌ	زَبَدٌ	عَلَقٍ	طَبَقٍ	کَذِبًا
اَمَدًا	عَجَبًا	مَلِکٍ	فُرُشٍ	رَغَبًا	شَطَطًا
عَدَدًا	نَصَبٌ	رَھَبًا	اَسِفًا	لِبَدًا	قِطَعٌ

حُرُوفِ مَدَّہ

۱۔ حروفِ مَدَّہ تین ہیں:

(الف) الف مَدَّہ (ب) واوٗ مَدَّہ (ج) یامَدَّہ

۲۔ حروفِ مَدَّہ کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔

ہجے کا طریقہ: بَا اَلِفْ زَبر بَا ، بَا واوٗ پیش بُوْ ، بَا یَا زیر بِیْ ⟵ بَا ، بُوْ ، بِیْ

الف) اَلِف مَدَّہ

الف سے پہلے زَبَر ہو تو اسے الف مَدَّہ کہتے ہیں۔ بَا ، تَا ، ثَا وغیرہ

مَا	هَا	ذَا	بَا	تَا
زَادَ	دَارَ	مَالَ	قَالَ	كَانَا

ب) واوٗ مَدَّہ

جب واوٗ ساکن ہو اور اس سے پہلے حرف پر پیش ہو جیسے قُوْلُوْا، تُوْبُوْا۔

نُوْرٌ	صَبُوْرٌ	اُوْفِ	سُوْقٌ	قَالُوْا
كَانُوْا	اُصُوْلٌ	قَبُوْلٌ	كُوْنُوْا	قُوْلُوْا

ج) یائے مَدَّہ

جب "یا" ساکن ہو اور اس سے پہلے حروف کے نیچے زیر ہو جیسے عَالِیْ، اَخِیْ، قَلَمِیْ۔

بِيْ	فِيْ	قِيْ	لِيْ	نِيْ
بَاقِيْ	مَالِيْ	فَانِيْ	تُنْجِيْ	تَهْدِيْ

مشق

(الف)

بَا	بُوْ	بِیْ	تَا	تُوْ	تِیْ
ثَا	ثُوْ	ثِیْ	جَا	جُوْ	جِیْ
حَا	حُوْ	حِیْ	خَا	خُوْ	خِیْ
دَا	دُوْ	دِیْ	ذَا	ذُوْ	ذِیْ
رَا	رُوْ	رِیْ	زَا	زُوْ	زِیْ

(ب)

وَا	وُوْ	وِیْ	هَا	هُوْ	هِیْ
ءَا	ءُوْ	ءِیْ	یَا	یُوْ	یِیْ
قَالَ	قُوْلُوْا	طَالِبٌ	قَالُوْا	رَسُوْلًا	وَدُوْدٌ
	شَدِیْدٌ	غِیْضَ	یُرِیْدُ	فَقِیْرٌ	

حروفِ لِین

۱۔ واوٗ ساکن اور یا ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو تو انہیں حروفِ لِین کہتے ہیں۔

۲۔ حروفِ لِین دو ہیں:

واوٗلین: جس واوٗ ساکن سے پہلے حرف پر زبر ہو، اسے واوٗلین کہتے ہیں۔

جیسے: بَوْ

یالین: جس یا ساکن سے پہلے حرف پر زَبر ہو، اسے یالین کہتے ہیں۔

جیسے: بَیْ

۳۔ لِین کے معنی (بغیر کھینچے) نرمی سے ادا کرنا۔

۴۔ حروف لین کے ہجے کا طریقہ: با، واؤ زبر بَوْ۔ قاف، واؤ زبر قَوْ۔

الف) واوٗلِین ـَـ وْ

اَوْ	ضَوْ	لَوْ	سَوْفَ	خَوْفَ

ب) یائے لین ـَـ یْ

اَیْ	کَیْ	لَیْ	حَیْ	شَیْ
بَیْ	غَیْ	رَیْ	اَیْنَ	کَیْفَ
لَیْسَ	حَیْثُ	شَیْءٌ	بَیْتٌ	خَیْرٌ

مشق

خَوْفٍ	قَوْمًا	مَوْتٍ	يَوْمٌ	قَوْلٌ
صَوْمَ	كَيْدًا	شَيْءٌ	زَوْجًا	وَيْلٌ
رَيْبٍ	حَيْثُ	حَوْلَ	فَوْقَ	غَيْرِ
اَيْنَ	بَيْنَ	قَوْسَيْنِ	اَعْطَيْنَا	رَاَيْتَ

نوٹ

اساتذہ کرام باب اوّل (ناظرہ بمعہ تجوید) پڑھانے کے لیے نورانی قاعدہ یا اقراء قاعدہ سے ضرور استفادہ کریں۔

سبق نمبر 2:

حفظِ قرآن کریم

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ﴿۶﴾ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

سبق نمبر 3: حفظ و ترجمہ

تَعَوُّذ:	اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں/ مانگتی ہوں شیطان مردود سے''
تَسْمِیَّہ:	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ترجمہ: ''شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے''
تَکْبِیْر:	اَللّٰہُ اَکْبَرُ ترجمہ: ''اللہ سب سے بڑا ہے''
کلمہ طَیِّبَہ:	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ترجمہ: ''نہیں ہے کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں''
دُرُودِ پاک	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
ترجمہ:	''اے اللہ ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو بڑی تعریف والا بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر، بے شک تو بڑی تعریف والا بڑی بزرگی والا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ

ترجمہ: ”اللہ پاک ہے“

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں“

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

ترجمہ: ”میں اللہ سے مغفرت (بخشش) چاہتا/ چاہتی ہوں“

مَاشَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ: ”جو اللہ نے چاہا (پسند کیا)“

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

ترجمہ: ”اگر اللہ نے چاہا تو“

نوٹ

اساتذہ بچوں کو ان کلمات کے مواقع استعمال ضرور سمجھائیں۔

باب دوم

اِیمانیاتُ اورعِبادَاتُ

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا اس قابل ہو جائینگے کہ وہ:

1. توحید کے معنی و مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
2. رسالت کے معنی اور مفہوم کو جان سکیں۔
3. آخرت کے تصور سے آشنا ہو سکیں۔
4. دینِ اسلام کے ان تین بنیادی عقائد کی اہمیت سمجھ سکیں۔

سبق نمبر 4:

تَوحِید

توحید اسلام کی بنیاد ہے۔ توحید کا مطلب ہے کہ دل، زبان اور عمل سے اللہ تعالیٰ کو ایک مانا جائے، اسی سے مدد مانگی جائے، اسی کی عبادت کی جائے اور یہ یقین رکھا جائے کہ کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا ربّ ہے، اُس کے سوا کوئی ربّ نہیں۔ یعنی اس کائنات کا خالق، مالک، رازق، محافظ اور اس کو چلانے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہٰذا اللہ ہی کی عبادت کرنا ضروری ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ (سورۃ الاخلاص۔۱۱۲:۱)

ترجمہ: ”کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے“۔

ایک اور جگہ فرمایا:

وَ اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ (سورۃ البقرۃ۲:۱۶۳)

ترجمہ: ”اور (لوگو) تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے“۔

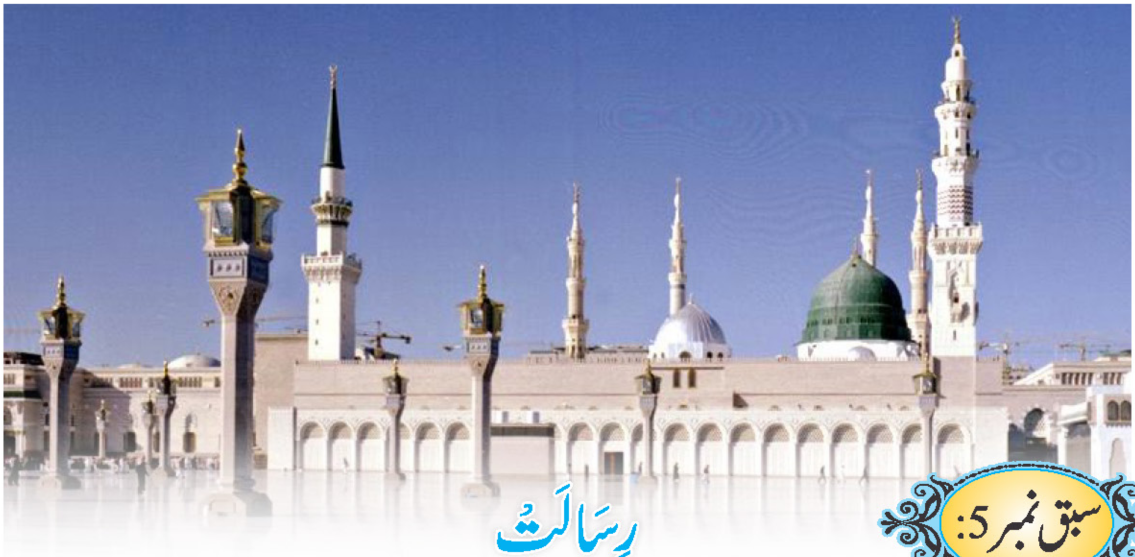

سبق نمبر 5:

رِسالت

اسلام کے بنیادی عقائد میں دوسرا عقیدہ رسالت کا ہے۔ رسالت کے معنی ہیں ''پیغام پہنچانا'' اللہ تعالیٰ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے والے کو رسول کہتے ہیں۔ رسول کے لئے ایک اور لفظ ''نبی'' بھی آیا ہے۔ جس کے معنی ''خبر دینے والا'' ہے۔

نبی اور رسول لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں انہیں زندگی گزارنے کے صحیح طریقے بتاتے ہیں انہیں اچھے کام کرنے کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے بچنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کیلئے مختلف زمانوں اور مختلف قوموں میں بہت سے نبی اور رسول بھیجے۔ اللہ تعالیٰ کے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (سورۃ النحل۔۱۶:۳۶)

ترجمہ: ''اور ہم نے ہر ایک اُمت میں رسول بھیجا''۔

چند مشہور نبیوں میں سے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن مجید نازل ہوا۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت کرنی چاہیے اور ان کے بتائے ہوئے اصولوں پر پورا پورا عمل کرنا چاہیے۔

سبق نمبر 6:

آخِرت

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ (سورۃ البقرۃ ۲:۲۸۱)

ترجمہ: ''اور اس دن سے ڈرو جب تم اللہ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے''۔

آخرت کے معنی ہیں ''بعد میں آنے والی چیز''۔ اسلام میں آخرت کا مطلب ہے موت کے بعد کی زندگی۔ سب مسلمانوں کو یہ یقین ہے کہ ایک دن یہ ساری کائنات ختم ہو جائے گی اور سارے انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونگے۔ اس دن بندوں کو دنیا میں کیئے گئے تمام اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

دنیا کی زندگی میں عمل ہے، حساب نہیں۔ جبکہ آخرت کی زندگی میں حساب ہے، عمل نہیں۔ درحقیقت ہماری دنیا کی زندگی آخرت کے امتحان کی مہلت ہے۔ یہاں جو کچھ ہم کاشت کریں گے آخرت میں کاٹ لیں گے۔ جو لوگ اس دنیا میں نیکوکار ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی ابدی نعمتوں سے نوازے جائیں گے اور جو لوگ اس دنیا میں برے ہیں وہ خدا کے عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔

عزیز بچو! انہی بنیادی عقائد پر سچے اور پکے دل سے یقین رکھنا ایمان کہلاتا ہے۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ (سورۃ البقرۃ ۲:۲۲۳)

ترجمہ: ''اور اللہ سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو کہ (ایک دن) ہمیں اس کے سامنے حاضر ہونا ہے''۔

مشق

1 نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) توحید کا مطلب بیان کریں۔

ب) رسالت سے کیا مراد ہے؟

ج) نبیوں اور رسولوں کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں کیوں بھیجا؟

د) آخرت کے کیا معنی ہیں؟ اسلام میں آخرت سے کیا مراد ہے؟

ہ) اسلام کے بنیادی عقائد میں دوسرا بنیادی عقیدہ کون سا ہے؟

2 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف) مسلمان ہونے کے لئے پہلی شرط:

☐ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا ☐ اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا ☐ نماز قائم کرنا

ب) توحید کا مطلب اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا:

☐ صرف زبان سے ☐ صرف عمل سے ☐ دل زبان اور عمل سے

ج) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ذکر کیا گیا ہے:

☐ سورۃ الفاتحہ میں ☐ سورۃ الاخلاص میں ☐ سورۃ الکوثر میں

د) انسانوں کی ہدایت کے لئے اللہ نے رسول بھیجے:

☐ انسانوں میں سے ☐ تمام فرشتوں میں سے ☐ جنات میں سے

ہ) ساری کائنات کا چلانے والا ہے:

☐ فرشتہ ☐ اللہ تعالیٰ ☐ انسان

3 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) خدا کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے والے کو .... کہتے ہیں۔

ب) رسول کے لئے ایک اور لفظ .... بھی آیا ہے۔

ج) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو منصب رسالت کے لئے چُن لیتا ہے تو وہ .... ہوتا ہے۔

د) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی .... نہیں آئے گا۔

4 کالم (الف) اور کالم (ب) سے مناسب الفاظ کو ملائیں۔

	کالم (الف)	کالم (ب)
الف)	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	لوگوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے
ب)	انبیاء اور رسول بھیجے گئے	پہلے نبی
ج)	پیغام پہنچانا	رسالت
د)	حضرت آدم علیہ السلام	آخری نبی

5 درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

		درست/ غلط
الف)	آخرت کے معنی ہیں بعد میں آنے والی چیز۔	
ب)	دنیا میں کیے گئے تمام کاموں کا حساب لیا جائے گا۔	
ج)	قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم سب کو دوبارہ زندہ کریں گے۔	
د)	خالق کے معنی رزق دینے والے کے ہیں۔	
ہ)	قرآن مجید حضرت آدم علیہ السلام پر نازل کیا گیا۔	

سبق نمبر 7:

قرآن مجید کا تعارف اور تلاوت کے آداب

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. قرآن مجید کس کی کتاب ہے اور اسے کس کے لئے نازل کیا گیا ہے۔
2. انسانوں کے لئے یہ کتاب کتنی اہم ہے۔
3. تلاوتِ قرآن پاک کے آداب کیا ہیں۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب ہے۔ یہ کتاب اللہ کے سب سے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تقریباً تیئیس (23) برس کے عرصے میں نازل ہوئی۔

قرآن مجید 30 پاروں اور 114 سورتوں پر مشتمل ہے۔ یہ علم اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اسے پڑھنے سے ثواب اور اسکی تعلیمات پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت میں کامیابی ملتی ہے۔ قرآن مجید چوتھی آسمانی کتاب ہے اس سے پہلے تین آسمانی کتابیں نازل کی گئیں:

تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی۔

ان کتابوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے کچھ دوسرے پیغمبروں پر صحیفے بھی نازل کئے۔ صحیفے تعلیمات ربانی

کے مجموعے کو کہتے ہیں۔ قرآن مجید تمام آسمانی کتابوں کا نچوڑ ہے۔ اللہ اور اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کتاب کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ (صحیح البخاری۔ ج ۳۔ ح ۱۳)

”تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے“۔

تلاوت کے آداب

تلاوتِ قرآن مجید کے چند چیدہ چیدہ آداب درج ذیل ہیں:

- قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے وضو کرنا چاہیئے۔
- تلاوت پاک صاف جگہ پر بیٹھ کر کرنی چاہیئے۔
- قبلہ رو ہو کر تلاوت کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔
- تلاوت کا آغاز تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ سے کرنا چاہیئے۔
- قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر اور خوش الحانی کے ساتھ پڑھنا چاہیئے۔
- دورانِ تلاوت خاموشی اختیار کرنی چاہیئے اور غور سے سننا چاہیے۔

مشق

1. ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

الف) اللہ تعالیٰ نے آسمانی کتابیں کیوں نازل فرمائیں؟

ب) قرآن مجید کی تلاوت کے کوئی سے پانچ آداب لکھیے۔

ج) جب قرآن مجید کی تلاوت کی جا رہی ہو تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) قرآن مجید .... پر نازل ہوا۔

ب) قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی .... کتاب ہے۔

ج) تلاوت کرتے وقت .... کی طرف رُخ کر کے بیٹھنا چاہیے۔

د) تعوذ اور .... سے تلاوت کی ابتدا کرنی چاہیے۔

3 ذیل میں دیے گئے سوالات بچے/ بچیوں سے زبانی پوچھے جائیں اگر بچے درست جواب نہ دے سکیں تو سبق دوبارہ پڑھایا جائے۔

الف) قرآن مجید کس پیغمبر پر نازل ہوا؟

ب) قرآن مجید کتنے عرصے میں نازل ہوا؟

ج) قرآن مجید میں کتنی سورتیں اور کتنے پارے ہیں؟

د) قرآن مجید کو کیوں نازل کیا گیا؟

ہ) قرآن مجید کے علاوہ اور کون کون سی آسمانی کتابیں ہیں؟ نام بتائیے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

قرآنِ مجید دنیا کی سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے

سبق نمبر 8:

اوقاتِ نماز، آدابِ نماز

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا جان سکیں:

1. نماز کی حقیقت اور اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
2. نمازوں کے مقررہ اوقات جان سکیں۔
3. آدابِ نماز سے آگاہ ہو سکیں۔

نماز کی اہمیت۔ نماز دین اسلام کا ایک اہم رکن اور فرض عبادت ہے۔

یہ وہ عبادت ہے جس سے بندے اور اللہ کا تعلق قائم ہوتا ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے۔ نماز مومن کی معراج ہے۔

قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اللہ اور اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو اس عبادت کی بار بار تاکید کی ہے۔

اوقاتِ نماز

ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا"۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کا ایک وقت مقرر کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿١٠٣﴾ (سورۃ النساء۔۴:۱۰۳)

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے۔

نمازوں کے مقررہ اوقات کو اوقاتِ نماز کہا جاتا ہے۔

فجر	پہلی نماز ہے جس کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے۔
ظہر	دوسری نماز ہے اس کا وقت زوال آفتاب کے بعد شروع ہوتا ہے۔
عصر	تیسری نماز ہے اسے سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔
مغرب	چوتھی نماز ہے اسے سورج غروب ہونے کے بعد پڑھا جاتا ہے۔
عشاء	پانچویں نماز ہے جس کا وقت نمازِ مغرب کے بعد صبح صادق تک ہوتا ہے۔

آدابِ نماز

نماز کے آداب میں تمام شرائط و ارکان کا لحاظ ہی سب سے اہم چیز ہے جو کہ درج ذیل ہیں ۔

1. نماز باوضو پڑھنی چاہیے۔
2. نمازی کا جسم اور لباس پاک ہونا چاہیے۔
3. جس جگہ نماز پڑھی جا رہی ہو اس جگہ کو پاک ہونا چاہیے۔
4. نمازی کا منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے۔
5. نماز کو انتہائی عاجزی اور انکساری سے پڑھنا چاہیے۔
6. نماز کی نیت، تکبیر تحریمہ اور باقی تمام ارکان مثلاً رکوع، قیام سجود وغیرہ کی درست ادائیگی کرنی چاہیے۔
7. نماز کو اطمینان کے ساتھ پڑھنا چاہیے اور جلد بازی سے بچنا چاہیے۔

برائے اساتذہ

اساتذہ کو چاہیے بچوں اور بچیوں کو شرائط و ارکان کے درمیان فرق واضح کرائیں۔

مشق

1. ذیل میں دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

الف) نماز کے بارے میں قرآن مجید نے کیا کہا ہے؟

ب) نماز کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تین ارشادات تحریر کریں۔

ج) نماز کے کوئی سے پانچ آداب لکھیں۔

د) اوقاتِ نماز سے کیا مراد ہے؟

2. درست جملوں پر (✓) کا اور غلط پر (✗) کا نشان لگائیں۔

الف) نماز ایک فرض عبادت ہے۔

ب) نماز سے بندے اور اللہ کا تعلق قائم ہوتا ہے۔

ج) عشاء پانچویں نماز ہے جسے سورج غروب ہونے سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔

د) نمازوں کو مقررہ وقت پر نہیں پڑھنا چاہیے۔

ہ) نمازی کسی بھی طرف منہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

3. درج ذیل سوالات طلباء سے زبانی پوچھے جائیں۔

الف) نماز پڑھتے ہوئے نمازی کا منہ کس جانب ہونا چاہیے؟

ب) قیامت کے روز سب سے پہلے کس چیز کا حساب لیا جائے گا؟

د) مغرب کی نماز کس وقت پڑھی جاتی ہے؟

کیا آپ جانتے ہیں؟

- قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر نماز کی تاکید اور بجا آوری کا حکم دیا گیا ہے۔
- اسلام کی پہلی مسجد مسجدِ قبا ہے۔
- قبلۂ اوّل بیت المقدس تھا۔

عملی سرگرمیاں

- دنیا کی مشہور مساجد کی تصاویر اکٹھی کریں اور انہیں اپنی کاپیوں پر چسپاں کریں۔

سبق نمبر 9:

قبلہ کا تعارف و اہمیت، مسجد کی اہمیت و احترام

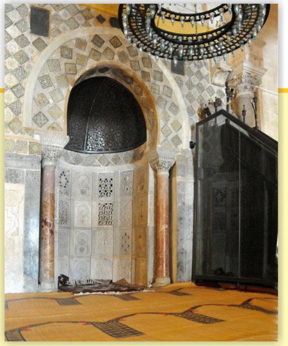

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا اس قابل ہو جائینگے کہ وہ:

1. قبلہ کے متعلق جان سکیں۔
2. اس کی تعمیر اور اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
3. مسجد کی اہمیت اور آداب سے واقف ہو سکیں۔

قبلہ کا تعارف و اہمیت

قبلہ سے مراد کعبہ کی سمت ہے جس کی طرف رُخ کر کے مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ اس لئے خانہ کعبہ کو قبلہ کہا جاتا ہے۔ خانہ کعبہ کا ایک اور نام بیت اللہ ہے۔ یہ دنیا میں سب سے پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ مکہ مکرمہ میں واقع ہے۔

مکہ مکرمہ وہی عظیم شہر ہے جہاں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اس کی تعمیر فرمائی۔ خانہ کعبہ میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر ہے۔

مسلمان خانہ کعبہ کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ نہ تو اس کی طرف پاؤں کر کے لیٹتے ہیں، اور نہ ہی اُس کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرتے ہیں۔ یہ بڑی برکتوں والا گھر ہے۔ خانہ کعبہ مسلمانوں کے اتحاد کی علامت ہے۔

مسجد کی اہمیت واحترام

مسجد وہ مقام ہے جہاں مسلمان پانچ وقت کی نماز پڑھنے کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ مسجد کے لغوی معنی ہیں "سجدہ کرنے کی جگہ"۔ مسجد کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو انہوں نے پہلا کام جو کیا وہ مسجد کی تعمیر تھی۔

اسلام میں سب سے پہلے جو مسجد تعمیر ہوئی وہ مسجد قباء ہے۔ یہ مدینہ سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر بھی سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسجد تعمیر فرمائی، جس کو مسجد نبوی کہتے ہیں۔ اسلام میں مسجد کی تعمیر کا بہت اجر وثواب رکھا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: "جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا"۔ (مسلم۔ح 240)

- مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: ''اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''

- مسجد میں اونچی آواز سے باتیں نہیں کرنی چاہئیں بلکہ خاموشی اختیار کرنی چاہیئے۔
- مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

ترجمہ: ''اے اللہ ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''۔

مشق

1. نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) قبلہ کسے کہتے ہیں؟

ب) ہمیں خانہ کعبہ کا احترام کس طرح کرنا چاہیئے؟

ج) مسجد کسے کہتے ہیں؟

د) مساجد کی تعمیر کے سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟

ہ) مسجد کے کوئی سے چند آداب تحریر کریں۔

2. خالی جگہ پُر کریں۔

الف) مسجد کے معنی .... ہیں۔

ب) مسجد سے نکلتے وقت .... پاؤں باہر رکھیں۔

ج) خانہ کعبہ .... میں واقع ہے۔

د) قبلہ مسلمانوں میں .... کی علامت ہے۔

3 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف) بیت اللہ کہاں واقع ہے۔

- [ ] جدہ میں
- [ ] مکہ مکرمہ میں
- [ ] مدینہ منورہ میں

ب) خانہ کعبہ میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ہے۔

- [ ] سو نمازوں کے ثواب کے برابر
- [ ] ایک ہزار نمازوں کے ثواب کے برابر
- [ ] ایک لاکھ نمازوں کے ثواب کے برابر

ج) قبلہ کے معنی:

- [ ] سامنے کی چیز
- [ ] پچھلی طرف کی جگہ
- [ ] سمت کعبہ

عملی سرگرمیاں

پاکستان کی مشہور مساجد کی تصاویر اکٹھی کریں اور اپنی کاپیوں پر چسپاں کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

مسلمان خانہ کعبہ کے قبلہ متعین ہونے سے پہلے بیت المقدس کی جانب منہ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔

(الف) سیرتِ طیبہ

باب سوم

سبق نمبر10: حضرت ابو طالب کی کفالت

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا اس قابل ہو جائینگے کہ وہ:

1. پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے ابتدائی حالات و واقعات سے آگاہ ہو سکیں گے۔

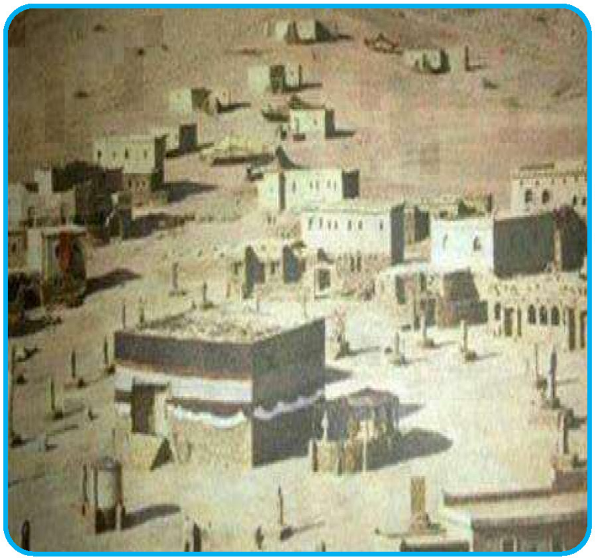

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے شہر مکہ معظّمہ میں 571ء میں پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ محترمہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدائش سے پہلے ہی یتیم ہو گئے تھے۔ عرب کے دستور کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلانے کیلئے حضرت حلیمہ سعدیہ کے سپرد کیا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا انتقال ہو گیا۔ والدہ کے انتقال کے بعد شفیق دادا حضرت عبدالمطلب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش شروع کر دی مگر دادا کا سایہ بھی صرف دو سال رہا۔ دادا کی وفات کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا

جناب ابوطالب نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذمہ داری اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایسے چچا عطا کیے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ماں باپ کی طرح مہربان تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بے حد محبت کرتے تھے۔

مشق

1. ذیل میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

ب) چچا حضرت ابوطالب سے پہلے کن کن لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پرورش کی؟

2. درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ کے انتقال کے وقت آپؐ کی عمر مبارک کتنی تھی:

☐ پانچ سال ☐ چھ سال ☐ آٹھ سال

ب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عرب کے کس شہر میں پیدا ہوئے۔

☐ مکہ مکرمہ ☐ مدینہ منورہ ☐ طائف

ج) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کس چچا کے زیرِ سایہ پرورش پا کر جوان ہوئے۔

☐ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ☐ جناب ابوطالب ☐ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

د) جناب ابوطالب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کیا تھے۔

☐ والد ☐ چچا ☐ دادا

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ابولہب کی باندی ثویبہ کا بھی دودھ پیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب ابوطالب کے صاحبزادے تھے۔

سبق نمبر11:

سفرِ شام

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس عمر میں پہلا تجارتی سفر کیا۔
2. یہ سفر کس ملک کا تھا۔
3. اس سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کیا اہم واقعہ پیش آیا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر تقریباً بارہ برس کی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جناب ابو طالب نے شام کے تجارتی سفر پر جانے کا ارادہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ لے لیا۔

راستے میں ایک جگہ بُصریٰ کے مقام پر بُحیرا نامی راہب سے ملاقات ہوئی۔ اس نے قافلے والوں کو کھانے پر آنے کی دعوت دی۔ بحیرا کی نگاہیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی جمی رہیں۔ وہ پہچان گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ اس نے فوراً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ابو طالب سے کہا اس بچے کو فوراً یہاں سے لے جاؤ اگر یہودیوں نے اسے پہچان لیا تو اسکی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ ابو طالب کے دل پر بحیرا کی باتوں نے بہت اثر کیا۔ لہٰذا انہوں نے اپنا تجارتی سامان اسی جگہ فروخت کیا اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر مکہ واپس آگئے۔

مشق

1. ذیل میں پوچھے گئے سوالات کے مختصر جوابات کاپیوں پر تحریر کریں۔

الف) جناب ابو طالب کے سفر شام کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کتنی تھی؟

ب) بحیرا کون تھا اور اس نے جناب ابو طالب سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا کہا تھا؟

2. خالی جگہ پُر کریں۔

الف) بحیرا نے قافلے والوں کو .... پر آنے کی دعوت دی۔

ب) جناب ابو طالب کے دل پر .... کی باتوں نے بہت اثر کیا۔

ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 12 برس کی عمر میں .... کا سفر کیا۔

د) بحیرا ایک عیسائی .... تھا۔

سبق نمبر 12:

حَلفُ الفُضُول

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. حلف الفضول سے کیا مراد ہے۔
2. یہ کس قسم کا معاہدہ تھا اور کن لوگوں کے درمیان طے پایا تھا۔
3. اس کی اہمیت کیا تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اس معاہدے کو کیوں یاد فرمایا کرتے تھے۔

''حلف'' عربی زبان میں معاہدے کو کہتے ہیں اور ''فضول'' فضل کی جمع ہے۔ اسے حلف الفضول یعنی فضیلت والا معاہدہ کہا جاتا ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سولہ برس کے ہوئے تو عرب کے دو مشہور قبائل قریش اور قیس کے درمیان ایک خوفناک جنگ شروع ہوگئی۔ یہ جنگ کئی سالوں تک جاری رہی اور اس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ مارے گئے۔ تاریخ اس جنگ کو جنگ فجار کے نام سے پکارتی ہے۔ بہت نقصان ہو جانے کے بعد دونوں قبائل یعنی قریش اور قیس کے درمیان صلح کا معاہدہ طے پا گیا کہ ''ہم میں سے ہر شخص مظلوم کی حمایت کرے گا اور کوئی ظالم مکہ میں نہ رہنے پائے گا''۔ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس معاہدے میں شریک تھے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اس معاہدے کو یاد کرتے اور صحابہ کرامؓ سے اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے کہ ''اس معاہدہ کے بدلے اگر مجھے سرخ رنگ کے سو اونٹ بھی دیئے جاتے تو میں قبول نہ کرتا اور آج بھی ایسے معاہدہ کے لیے مجھے کوئی بلائے تو میں حاضر ہوں''۔

مشق

1. ذیل میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات کاپیوں پر تحریر کریں۔

(الف) حلف الفضول کو حلف الفضول کیوں کہا جاتا ہے؟

ب) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اس معاہدے کو کیوں یاد فرماتے تھے؟
ج) جنگ فجار کن دو قبائل کے درمیان لڑی گئی تھی؟

2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (✗) کا نشان لگائیں۔

الف) عربی زبان میں معاہدے کو فضول کہتے ہیں۔
ب) جنگ فجار میں ہزاروں قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔
ج) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معاہدے کو ہمیشہ یاد کیا کرتے تھے۔
د) جنگ فجار عرب کے تین قبائل کے درمیان لڑی جانے والی جنگ تھی۔
ہ) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس معاہدے میں شریک نہیں تھے۔

3 درج ذیل سوالوں کے زبانی جواب دیں۔

الف) جنگ فجار کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک کتنی تھی؟
ب) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے اونٹوں کا ذکر فرمایا تھا کہ اس معاہدے کے بدلے مجھے اتنے اونٹ بھی دیے جائیں تو میں ہرگز قبول نہیں کروں گا؟

سبق نمبر 13: حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کون تھیں۔
2. انہیں "طاہرہ" کا لقب کیوں دیا گیا تھا۔
3. ان کا پیشہ کیا تھا۔
4. وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجیت میں کیسے آئیں۔
5. نکاح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر مبارک اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک کیا تھی۔

حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ کی ایک مالدار اور نیک سیرت خاتون تھیں۔ باکردار ہونے کی وجہ سے لوگ انہیں طاہرہ کہا کرتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوسروں کو اپنا مال دے کر تجارت کے لئے بھیجا کرتی تھیں۔

ایک مرتبہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سامانِ تجارت لیکر ملک شام گئے اس تجارتی سفر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک غلام میسرہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ تھا۔ یہ تجارتی قافلہ ملک شام پہنچ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہت دیانت داری اور سمجھ داری کے ساتھ سارا سامانِ تجارت فروخت کیا اور بڑا منافع حاصل کیا۔ میسرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایمانداری، نرم مزاجی اور خوش اخلاقی سے بہت متاثر ہوا۔

مکہ پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سارا منافع حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سپرد کیا۔ میسرہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سفر کے سارے حالات بتائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ایمانداری، تجارت میں سمجھداری اور سچائی کا خصوصی ذکر کیا۔ یہ جان کر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بہت خوشی ہوئی سو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شادی کرنے کا فیصلہ کرلیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نکاح کا پیغام بھیجا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نکاح کے اس پیغام کو قبول کرلیا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نکاح حضرت ابوطالب نے پڑھایا۔ جس وقت یہ مبارک رشتہ قائم ہوا تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر مبارک 25 برس تھی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا 40 سال کی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت محبت فرماتے تھے اور وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جان دیتی تھیں۔

مشق

1 ذیل میں دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) مکہ کے لوگ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طاہرہ کیوں کہتے تھے؟

ب) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شادی کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟

ج) جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شادی ہوئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر کیا تھی؟

2 مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہوں کو پر کریں۔

الف) میسرہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا .... تھا۔

ب) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو .... کا پیغام بھیجا۔

ج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نکاح کے پیغام کو .... کرلیا۔

د) حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ کی ایک .... خاتون تھیں۔

3 درج ذیل سوالات طلباء سے زبانی پوچھے جائیں۔

الف) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح کس نے پڑھایا تھا؟

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سامانِ تجارت لیکر کہاں گئے تھے؟

سبق نمبر14:

حجرِ اَسوَدُ کی تنصِیب

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. ''حجرِ اسوَد'' کس پتھر کو کہتے ہیں اور یہ ہمارے لئے قابلِ تعظیم کیوں ہے۔
2. حجرِ اسود کی تنصیب کے وقت مکہ کے مختلف قبائل کے درمیان متوقع جھگڑے کو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذہانت سے ٹالا۔

ایک مرتبہ مکہ میں بہت زبردست سیلاب آیا سیلاب کا پانی خانہ کعبہ کے اندر بھی داخل ہو گیا لہٰذا اہلِ قریش نے فیصلہ کیا کہ نئے سرے سے اسکی تعمیر کی جائے۔ پس قریش کے قبائل نے تعمیر کا کام شروع کر دیا۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے چچا اس کام میں پیش پیش تھے۔

کعبہ کی پرانی دیوار میں مشرق کی طرف ایک کالا پتھر تھا جو اب بھی ہے اس کو حجرِ اسود یعنی'' کالا پتھر'' کہتے ہیں۔ اسلام میں اس کا خاص مقام ہے۔

خانہ کعبہ کی تعمیر کا کام تیزی سے ہو رہا تھا جب حجرِ اسود کو دیوار میں نصب کرنے کا وقت آیا تو قریش کے ہر قبیلے کی یہ خواہش ہوئی کہ وہ اس مبارک پتھر کو اپنے ہاتھوں سے لگائے، اس خواہش نے جھگڑے کی خطرناک شکل اختیار کر لی۔ پانچ راتیں گزر گئیں مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔ آخر قریش کا ایک بوڑھا شخص جس کا نام ابو امیہ بن مغیرہ تھا اس نے انھیں مشورہ دیا کہ جو شخص کل صبح سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو گا وہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرے گا۔ اور تم سب کو اسکی بات ماننی ہو گی۔ تمام لوگوں کو یہ مشورہ بہت پسند آیا۔

اگلے روز صبح سویرے خانہ کعبہ میں سب سے پہلے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑی شان سے داخل ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھتے ہی لوگوں نے بلند آواز میں کہا ”امین آ گئے امین آ گئے یہ جو بھی فیصلہ کریں گے ہمیں قبول ہو گا“۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک چادر منگوائی حجرِ اسود کو اس میں رکھ دیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہر قبیلے کا سردار چادر کا ایک ایک کونہ پکڑے اور سب مل کر اسے اٹھائیں اور اس جگہ تک لے جائیں جہاں حجر اسود کو نصب کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کی تعمیل کی گئی جب حجر اسود مقررہ جگہ تک پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے حجرِ اسود کو دیوار میں نصب کر دیا۔ اس طرح وہ مسئلہ جو خطرناک جھگڑے کی شکل اختیار کر چکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سمجھ داری سے حل ہو گیا۔ اس وقت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر مبارک 35 برس تھی۔

مشق

1 ذیل میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات کاپیوں پر لکھیں۔

الف) حجر اسود کا کیا مطلب ہے؟

ج) ابو امیہ بن مغیرہ نے قریش والوں کو کیا مشورہ دیا تھا؟

د) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حجر اسود کو نصب کرنے کے لئے کیا طریقہ اختیار فرمایا؟

2 جملے ملائیے۔

	کالم (الف)	کالم (ب)
الف)	سیلاب کا پانی	ہاتھوں سے حجر اسود کو دیوار میں نصب کر دیا۔
ب)	اس خواہش نے	جھگڑے کی خطرناک شکل اختیار کر لی۔
ج)	ہر قبیلے کا سردار	خانہ کعبہ کے اندر بھی داخل ہو گیا۔
د)	آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے مبارک	ایک ایک کونہ پکڑے۔

غارِ حرا میں خلوت نشینی

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. وحی کا کیا مفہوم ہے۔
2. پہلی وحی میں کس بات کا ذکر تھا۔
3. آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پہلی وحی کب اور کہاں نازل ہوئی۔

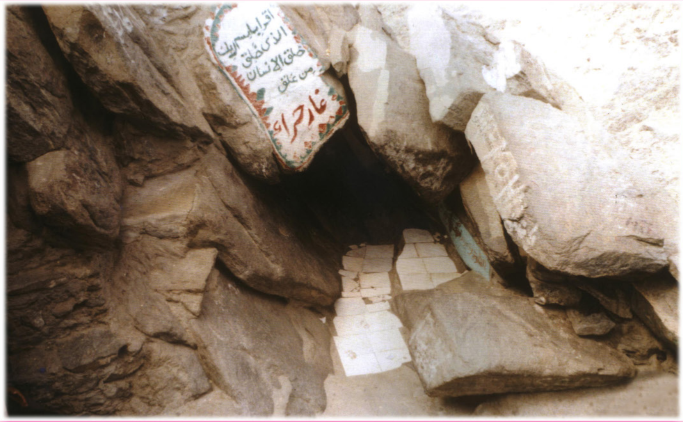

مکہ مکرمہ سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ ہے جسے جبلِ نور کہتے ہیں، اس پہاڑ کی چوٹی پر ایک غار ہے جسے غارِ حرا کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عبادت کے لیے اسی غار میں تشریف لے جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عبادت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے پر ہوتی تھی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شب و روز اسی طرح گزرنے لگے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمرِ مبارک 40 برس ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پہلی وحی نازل فرمائی۔

یہ رمضان کا مبارک مہینہ تھا اللہ کے فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا ''اِقْرَاْ'' (پڑھیئے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''مَا اَنَا بِقَارِئٍ'' (میں پڑھنا نہیں جانتا)۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو زور سے اپنے سینے سے لگایا اور چھوڑ کر کہا ''اِقْرَاْ'' (پڑھیئے)۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر وہی جواب دیا۔
تیسری مرتبہ جبرائیل علیہ السلام نے پھر ایسا ہی کیا
اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورہ علق کی پہلی
پانچ آیات پڑھنے کو کہا جو یہ تھیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَۚ ①

”پڑھیئے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا“

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍۚ ②

”پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے“

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُۙ ③

”پڑھیئے اور آپ کا رب بہت کرم فرمانے والا ہے“

الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِۙ ④

”جس نے انسان کو قلم کی مدد سے علم سکھایا“

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْؕ ⑤

”انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا“

اس پہلی وحی کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصبِ رسالت پر فائز کر دیا اور دنیا والوں کو سیدھا راستہ دکھانے کی ذمہ داری آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سونپ دی گئی۔

مشق

1. ذیل میں دیے گئے سوالوں کے جوابات کاپیوں پر تحریر کریں۔

الف) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پہلی وحی کہاں نازل ہوئی؟

ب) پہلی وحی میں کس سورۃ کی آیات نازل ہوئیں؟

ج) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر پہلی وحی کس عمر میں نازل ہوئی؟

2. خالی جگہ پُر کریں۔

الف) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کئی کئی دن .... میں عبادت کرتے۔

ب) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر .... سال ہوئی تو پہلی وحی نازل ہوئی۔

ج) پہلی وحی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر .... آیتیں نازل ہوئیں۔

د) مکہ مکرمہ سے تقریباً .... کلومیٹر کے فاصلے پر جبلِ نور نامی پہاڑ ہے۔

3. درج ذیل سوالات طلبہ سے زبانی پوچھے جائیں۔

الف) پہلی وحی کس مبارک مہینے میں نازل ہوئی؟

ب) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عبادت کے لئے کہاں تشریف لے جایا کرتے تھے؟

عملی سرگرمیاں

غارِ حرا اور حرا پہاڑی کی تصاویر جمع کر کے اپنی کاپیوں پر چسپاں کریں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

''سورۃ علق'' کو ''سورۃ اقراء'' بھی کہا جاتا ہے۔

(ب) سیرتِ طیبہ

سبق نمبر 16: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1. صداقت کے معنی و مفہوم کو جان سکیں۔
2. پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس طرح صداقت کی عملی شکل تھے، جان سکیں۔
3. دینِ اسلام صداقت کے بارے میں کیا کہتا ہے، آگاہ ہو سکیں۔

صداقت کے معنی "سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کے ہیں"۔ صداقت کا بہترین عملی نمونہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور امین کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب فریضۂ نبوت ادا کرنا چاہا تو کوہِ صفا پر چڑھ کر لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اِس پہاڑ کی دوسری طرف سے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم میری بات کو سچ مان لو گے۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا: ہاں! کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا اور ہمیشہ سچ ہی بولا ہے۔ اگرچہ اُس وقت کفارِ مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوتِ توحید قبول نہ کی لیکن سب نے مل کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا اعتراف کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے اور نیکی جنت میں لے جانے والی ہے اور جھوٹ برائی

ہے اور برائی دوزخ کی طرف لے جانے والی ہے'' (صحیح البخاری:2692)

ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کو اپنائیں۔ ہمیشہ سچ بولیں اور جھوٹ سے بچیں، اسی میں ہماری نجات ہے۔

مشق

1 دیئے گئے سوالات کے جوابات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

الف) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس وجہ سے صادق کے لقب سے مشہور ہوئے؟

ب) انسان کس طرح برائیوں سے بچ سکتا ہے؟

ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا لوگوں نے اعتراف کیوں کیا؟

2 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے کس جگہ کھڑے ہو کر اہلِ مکہ کو توحید کی دعوت دی۔

- ☐ خانہ کعبہ میں
- ☐ مکہ کے بازاروں میں
- ☐ کوہِ صفا پر

ب) قریش مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پر یقین کر لیا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

- ☐ سچ بولنے والے
- ☐ جھوٹ بولنے والے تھے
- ☐ دھوکہ دینے والے تھے

ج) اہلِ مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کس صفت کا اعتراف کیا۔

☐ حُسن ☐ دیانت ☐ خاموش طبیعت

سبق نمبر 17: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امانت داری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑے امانت دار تھے۔ عرب کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اپنی امانتیں رکھتے تھے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صادق اور امین کے نام سے پکارا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کافروں کے ظلم سے تنگ آ کر مکہ چھوڑنا پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ اب مکہ چھوڑنے کا وقت آ گیا ہے۔ تم میرے بستر پر چادر اوڑھ کر سو جاؤ۔ میں رات کی تاریکی میں دشمنوں سے بچ کر نکل جاؤں گا۔ تمہارا بال بھی بیکا نہیں ہوگا۔ تمہیں ٹھہرانے کا مقصد یہ ہے کہ کچھ لوگوں کی امانتیں میرے پاس ہیں، وہ صبح ان کے حوالے کر دینا اور پھر موقع پا کر تم بھی چلے آنا۔

دشمنانِ اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر کے گرد رات بھر گھیرا ڈالے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سورہ یٰس کی تلاوت فرماتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے۔ اللہ تعالیٰ نے جاگتے ہوئے گھیرا ڈالنے والوں کی آنکھوں پر پردے ڈال دیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحیح سلامت وہاں سے بچ نکلے۔ صبح ہوتے ہی حضرت علیؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دی ہوئی امانتیں لوگوں کو واپس کر دیں۔

امانت دار کی ہر ایک عزت کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم امانت داری کو ہمیشہ اپنائے رکھیں۔

مشق

1. دیئے گئے سوالات کے جوابات اپنی کاپیوں پر لکھیں۔

الف) مکہ سے ہجرت کرتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کی امانتیں کس کے سپرد کی تھیں؟

ب) عرب کے لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی امانتیں کیوں رکھتے تھے؟

ج) عرب کے لوگ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا کہہ کر پکارا کرتے تھے؟

2. خالی جگہ پُر کریں۔

الف) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے .... تھے۔

ب) دشمنانِ اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کے گرد رات بھر .... ڈالے رہے۔

ج) مکہ چھوڑتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ .... کی تلاوت کر رہے تھے۔

د) مکہ چھوڑنے کی رات .... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سوئے ہوئے تھے۔

3. درج ذیل سوالات طلبہ سے زبانی پوچھے جائیں۔

الف) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کیوں فرمائی؟

ب) مکہ کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور امین کیوں کہا کرتے تھے؟

سبق نمبر18: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حُسنِ معاملات

حُسنِ معاملات کا مطلب ہے کہ تمام کاموں اور تعلقات کو اچھے انداز سے نبھایا جائے۔ اس کی ابتداء ہمیں اپنے گھر ہی سے کرنی چاہیئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ لوگوں کے کام آتے، اپنے آپ کو زحمت اور تکلیف میں ڈال کر دوسروں کی مدد کرتے۔ بچوں، بڑوں، بوڑھوں اور خواتین سے پیار محبت سے گفتگو فرماتے۔ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کا بہت خیال رکھتے۔ ان کے غم اور خوشی میں شریک ہوتے، دوستوں کو اچھے مشورے دیتے، بچوں کو پیار سے نصیحت فرماتے، بیماروں کی عیادت کے لئے جایا کرتے، کاروبار کرتے تو دیانت داری اور امانت داری کے ساتھ کرتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جو وعدہ فرماتے، اسے پورا کرتے اور زندگی بھر کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ دوست دشمن اپنے بیگانے سب ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر آنکھیں بند کر کے یقین کرتے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پوری زندگی میں ہمیں یہ بات واضح نظر آئے گی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معاملات کو بہت اچھے اور احسن طریقے سے نبھاتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مبارکہ سے ذاتی طور پر کبھی کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اخلاق کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔

مشق

1 دیئے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) حُسنِ معاملات سے کیا مراد ہے؟

ب) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کے ساتھ معاملات میں کس طرح پیش آتے تھے؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ لوگوں کے .... آتے۔

ب) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے .... میں شریک ہوتے۔

ج) ہمیں بیماروں کی .... کے لئے جانا چاہیے۔

د) ہمیں بچوں کو .... سے نصیحت کرنی چاہیے۔

ہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مبارک سے کسی کو .... نہیں پہنچی۔

3 زبانی جواب دیں۔

الف) آپ اپنے دوستوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہیں؟

ب) آپ اپنے رشتہ داروں کی مشکل وقت میں کس طرح مدد کرتے ہیں؟

ج) اپنی زندگی کا کوئی واقعہ سنائیں جس میں آپ نے کسی کی مدد کی ہو؟

(ج) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیّبہ کی روشنی میں

سبق نمبر 19:

رواداری

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھ کر طلبا اس قابل ہو جائینگے کہ وہ:

1. رواداری کے مفہوم سے آگاہ ہو سکیں۔
2. طلبا جان سکیں کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی مبارک زندگی میں کس طرح رواداری کا مظاہرہ فرمایا۔
3. رواداری کے متعلق مختلف مثالیں دے سکیں۔

رواداری سے مراد ہر ایک کی اچھی بُری بات برداشت کرنا ہے۔ کسی سے اپنی بات زبردستی نہ منوانا بلکہ دوسروں کو بھی موقع دینا کہ وہ اپنی بات بغیر کسی خوف کے بیان کر سکیں نیز مخالفین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور برائی کے بدلے میں نیکی کرنا، رواداری ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کے سامنے اللہ کے سچے دین کی بات پیش فرماتے تو زبردستی نہ فرماتے اگر کوئی مان لیتا تو ٹھیک ورنہ دوبارہ دعوت دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی رواداری کا معاملہ فرماتے تھے۔

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعوت تبلیغ کے سلسلہ میں طائف تشریف لائے۔ وہاں کے لوگوں نے نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مذاق اُڑایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سخت تکلیفیں دیں، پتھر برسائے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زخمی ہو گئے مگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی فرمایا: ”اے اللہ انہیں ہدایت دے یہ مجھے نہیں پہچانتے“۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ رواداری سے کام لیا۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک کافر نے گردن مبارک میں چادر ڈال کر زور سے کھینچی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آزمائش کو برداشت کیا اور اس سے بدلہ نہ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر بھی رواداری سے کام لیا۔

رواداری کی ایسی مثالیں پوری نسل انسانیت میں ہمیں کہیں نہیں ملتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر بھی اپنے جانی دشمنوں کو معاف کر دیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے اپنا بدلہ لینے کی پوری طاقت رکھتے تھے اور یہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رواداری کی بہترین مثال پیش کی۔

مشق

1 نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) رواداری سے کیا مراد ہے؟

ب) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ سے رواداری کا کوئی واقعہ بیان کریں۔

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) ہر شخص اپنے اعمال کا خود .... ہے۔

ب) کسی دوسرے عقیدے والے سے زبردستی اپنی بات منوانا .... کے خلاف ہے۔

ج) ایک کافر نے .... میں چادر ڈال کر زور سے کھینچی۔

3 کالم (الف) کو کالم (ب) سے جوڑیئے۔

کالم (الف)	کالم (ب)
الف) رواداری	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سخت تکلیفیں دیں۔
ب) دینِ اسلام میں	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دشمنوں کو معاف فرما دیا۔
ج) فتح مکہ کے موقع پر	کسی پر جبر نہیں ہے۔
د) طائف کے لوگوں نے	ہر ایک کی اچھی بُری بات برداشت کرنا

سبق نمبر20:

صبر و تحمل

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. صبر و تحمل کے معنی و مفہوم کیا ہیں۔
2. حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔

صبر کے معنی اپنے آپ کو روکنا اور اپنے آپ پر قابو رکھنا جبکہ تحمل کے معنی برداشت کرنا کے ہیں۔ صبر و تحمل سے مراد یہ ہے کہ پیش آنے والی مصیبتوں اور تکلیفوں کو برداشت کیا جائے اور کوئی ایسی بات یا کام نہ کیا جائے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ (سورۃ الانفال۔۸:۴۶)

ترجمہ: ''صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری زندگی صبر و تحمل کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں مشرکین کو شرک سے منع فرماتے، تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرح طرح سے ستایا کرتے تھے۔ راستے میں کانٹے بچھاتے، ایک مرتبہ سجدہ کی حالت میں ایک مشرک نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پُشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تمام تکلیفوں کو نہایت صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی غصے میں انہیں جواب نہیں دیا۔ طائف کا واقعہ اس کی ایک واضح مثال ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ بچپن ہی میں فوت ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے حوصلے کے ساتھ اس غم کو برداشت کیا اور صبر و تحمل سے کام لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت میں بے شمار واقعات ہیں جن سے ہمیں صبر و تحمل کا درس

ملتا ہے۔ اگر ہم آج تکلیفوں اور مصیبتوں میں صبر کریں اور اپنے غصے کو قابو میں رکھیں تو اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوگا اور وہ ضرور ہماری مدد کرے گا۔

مشق

1 نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) صبر و تحمل کے معنی اور مفہوم بیان کریں۔

ب) مشرکین مکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کس طرح ستایا کرتے تھے؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) سجدے کی حالت میں ایک کافر نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پُشت مبارک پر .... لا کر ڈال دی۔

ب) اگر انسان تکلیفوں اور مصیبتوں میں .... کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مدد کرتا ہے۔

ج) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کفار کے .... کو صبر سے برداشت کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیارے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی والدہ کا نام حضرت ماریہ قبطیہؓ تھا۔

سبق نمبر 21:

حُسنِ مُعاشَرت

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. حُسنِ معاشرت کسے کہتے ہیں۔
2. پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کس طرح حُسنِ معاشرت کا مظاہرہ فرمایا۔

لوگوں کے ساتھ پیار و محبت سے مل جل کر رہنا اور ہر ایک کے حقوق ادا کر کے زندگی بسر کرنا حسن معاشرت کہلاتا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جب آپ دوسروں سے ملیں تو مسکراتے ہوئے ملیں۔ لوگوں کے دکھ درد میں کام آئیں۔ ان کی ضرورتوں کا خیال رکھیں۔ ان کے حقوق ادا کریں۔ ان سے ہمدردی کریں، ان کی مدد کریں۔ بہن بھائیوں سے اچھا سلوک کریں، بڑوں کا ادب کریں، چھوٹوں سے پیار اور شفقت سے پیش آئیں۔

اسلام نے ہمیں لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت کا حکم دیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ رشتہ داروں کا خیال رکھتے تھے اور ان کی ہر ممکن مدد فرماتے۔ مصیبت زدہ لوگوں سے ہمدردی کا اظہار فرماتے تھے، کمزور لوگوں کا بوجھ اٹھاتے اور انہیں ان کی منزل تک پہنچانے میں ان کی مدد فرماتے تھے۔ مہمانوں کی خوب خدمت کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیمار کی بیمار پُرسی کرتے اور ان کے گھر جا کر ان کو تسلی دیتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غیر مسلموں کے ساتھ بھی حسن معاشرت سے پیش آیا کرتے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرتِ طیبّہ پر عمل کریں۔ آپس میں اچھی طرح مِل جُل کر رہیں۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں اور ہر ایک کی ضرورتوں کا خیال رکھیں اور دوسروں کو تکلیف دینے سے پرہیز کریں۔

مشق

1 دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) حُسنِ معاشرت سے کیا مراد ہے؟

ب) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک فرماتے تھے؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) لوگوں کا پیار و محبت سے مل جل کر رہنا .... کہلاتا ہے۔

ب) ایک دوسرے کی .... کا خیال رکھنا چاہیے۔

ج) حسن معاشرت سے مراد دوسروں کے ساتھ .... کرنے کے ہیں۔

3 ذیل میں دیے گئے سوالات زبانی پوچھے جائیں۔

الف) ہمیں اپنے بڑوں اور چھوٹوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے؟

ب) آپ اپنے ہمسایہ کی مدد کس طرح کرتے ہیں؟

باب چہارم

اخلاق و آداب

سبق نمبر 22: بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. دینِ اسلام معاشرے میں موجود مختلف افراد کے درمیان اچھے تعلقات کو قائم رکھنے کا درس دیتا ہے۔
2. ہمیں اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ کس قسم کے تعلقات رکھنے چاہئیں۔

بہن بھائیوں کے ساتھ اچھے تعلقات

بہن بھائی ایک ہی گھر میں ایک ساتھ رہتے ہیں۔ اگر ان میں محبت اور شفقت نہیں ہو گی تو پورے گھر کا ماحول خراب ہو جائے گا اور والدین بھی پریشان رہیں گے لہٰذا بہن بھائیوں کو چاہیے کہ وہ ایک دوسرے سے محبت کریں ایک دوسرے کا خیال رکھیں ۔ بڑے بہن بھائی اپنے چھوٹے بہن بھائیوں سے شفقت کریں اور چھوٹے اپنے بڑے بہن بھائیوں کی عزت کریں ان کی بات مانیں۔

رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات

پیارے بچو! اللہ اور اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں رشتہ داروں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کا حکم دیا ہے۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جو رشتہ دار سے تعلقات توڑے گا وہ کبھی جنت میں نہیں جائے گا“۔ (حوالہ:۔صحیح بخاری کتاب الادب باب اثم القاطع)

اللہ تعالیٰ نے رشتے داروں سے اچھے سلوک اور ان کی مدد کو بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے۔

مشق

1 نیچے دیے گئے سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

الف) دینِ اسلام ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنے کا حکم دیتا ہے؟

ب) بہن بھائیوں کے باہمی تعلقات کیسے ہونے چاہئیں؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) بڑے بہن بھائی چھوٹے بہن بھائیوں سے .... کریں۔

ب) چھوٹے بہن بھائیوں کو چاہیے کہ وہ بڑے بہن بھائیوں کی .... کریں۔

ج) جو رشتہ داروں سے تعلقات توڑے گا وہ .... میں نہیں جائے گا۔

د) رشتہ داروں سے اچھا سلوک اور ان کی مدد بہت بڑی .... ہے۔

3 ذیل میں پوچھے گئے سوالات کے زبانی جواب دیں۔

الف) آپ گھر میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ کیسے رہتے ہیں؟

ب) آپ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ہاں غم اور خوشی کے موقع پر کیوں جاتے ہیں؟

سبق نمبر 23:

پڑوسیوں اور ساتھیوں کے ساتھ اچھے تعلقات

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. ہمسائے اور پڑوسی کن لوگوں کو کہتے ہیں۔
2. دینِ اسلام نے ہمیں ہمسایوں اور ساتھیوں کے کیا حقوق بتائے ہیں۔

پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات

ہمسائے اور پڑوسی وہ لوگ ہیں جو ایک دوسرے کے قریب رہتے ہیں۔ اسلام نے پڑوسیوں کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔

ہم ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں' ان کی غمی خوشی میں شریک ہوں، ہر مشکل میں ان کی ہر طرح سے مدد کریں، ان کے لئے سکون کا باعث ہوں، انہیں اچھا مشورہ دیں، بیماری میں ان کی بیمار پرسی کریں، ہم کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے انہیں تکلیف پہنچے، آپس میں پیار محبت سے رہیں۔

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ:

''خدا کی قسم وہ مومن نہیں مومن نہیں مومن نہیں جس کا پڑوسی اسکی شرارتوں سے محفوظ نہیں''۔

حوالہ:۔صحیح بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یامن جارہ بوائقہ

ایک مرتبہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ:

''خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے''۔

حوالہ:۔مشکوٰۃ از بیہقی وادب المفرد امام بخاری

ساتھیوں کے ساتھ تعلقات

''ساتھی'' ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والوں اور جن کے ساتھ وقت گزارا جائے کو کہتے ہیں۔ ہم

جماعت، ہم سفر اور ساتھ کام کرنے والے ایک دوسرے کے ساتھی ہوتے ہیں۔ دینِ اسلام نے ہمیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان سے محبت اور شفقت سے پیش آنا، ہر مشکل میں ان کی مدد کرنا، انہیں اچھا مشورہ دینا، بری باتوں اور برے کاموں سے روکنا، ان کا احترام کرنا اور ان کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے گریز کرنا شامل ہیں۔

مشق

1 ذیل میں پوچھے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) پڑوسیوں کے کوئی سے پانچ حقوق لکھیے۔

ب) پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی کوئی ایک حدیث بیان کریں۔

ج) ساتھیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

2 درست جملوں کے سامنے صحیح اور غلط کے سامنے غلط کا نشان لگائیں۔

الف) ہمارا سب سے زیادہ واسطہ رشتے داروں سے پڑتا ہے۔

ب) وہ انسان سب سے اچھا ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا ہے۔

ج) دوستوں کو تحفے تحائف دینے چاہئیں۔

د) پڑوسیوں کو وراثت میں حصہ دیا گیا ہے۔

ہ) دین اسلام نے دوستوں کے حقوق پر بہت زور دیا ہے۔

3 زبانی جواب دیں۔

الف) آپ محلے میں اپنے پڑوسیوں کے ساتھ کیسے رہتے ہیں؟

ب) آپ کے پڑوسی آپ کے ساتھ کیسے رہتے ہیں؟

سبق نمبر 24: جھوٹ اور چوری سے اجتناب

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. جھوٹ سب سے بڑی برائی ہے دیگر برائیاں اسی سے جنم لیتی ہیں۔
2. جھوٹ کو اسلام نے کس قدر ناپسند فرمایا ہے۔
3. چوری ایک سنگین جرم ہے اور اسلام شدت سے اس کی مذمت کرتا ہے۔

جھوٹ

جھوٹ سب سے بڑی برائی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جھوٹ کو تمام برائیوں کی جڑ قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے دین اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اس سے بچنے کی بہت ہدایت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں پر لعنت بھیجی ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا گناہ کبیرہ (بڑا گناہ) ہے"۔ (مسلم شریف)

یہی وجہ ہے کہ اللہ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں ہمیشہ سچ بولنے کا حکم دیا ہے اور جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔ جھوٹ انسان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے شرمندہ اور رسوا کرتا ہے

جھوٹ بولنے والوں کو کوئی پسند نہیں کرتا لوگ جھوٹوں پر اعتبار نہیں کرتے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس گناہ سے بچیں اور ہمیشہ سچ بولیں تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش رہے۔

چوری

کسی شخص کی کوئی چیز اگر اُس کی اجازت کے بغیر اور اس کی غیر موجودگی میں لے لی جائے تو اسے چوری کہتے ہیں۔ دینِ اسلام نے اس حرکت کو نہایت ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ اور ایسی حرکت کرنے والوں کی سزا مقرر کی ہے۔

چوری ایک ایسا گناہ ہے جس سے معاشرے میں بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں مثال کے طور پر لوگ ہر وقت خوفزدہ رہتے ہیں بے چینی اور بدامنی کی کیفیت پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں رکھتی ہے۔

ایک مرتبہ قریش کے ایک معزز قبیلے کی عورت چوری کے الزام میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کی گئی جرم ثابت ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹ دینے کا حکم سنایا۔ کچھ لوگوں نے اس عورت کی سفارش کرنے کی کوشش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "خدا کی قسم اگر اس عورت کی جگہ میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیتا"۔ (صحیح البخاری:1695)

پس معلوم ہوا کہ چوری ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ ہر مسلمان کو اس گناہ سے بچنا چاہیے۔

مشق

1 نیچے دیے گئے سوالوں کے جوابات تحریر کریں۔

الف) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ کو تمام برائیوں کی جڑ کیوں قرار دیا ہے؟

ب) جھوٹ بولنے کے چند نقصانات بتائیں۔

ج) اسلام میں چوری کی کیا سزا مقرر کی گئی ہے؟

د) پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوری کے بارے میں کیا فرمایا؟

2 درست لفظ چن کر خالی جگہ پُر کریں۔

اعتبار ۔ برائی ۔ ہلاکت ۔ جڑ ۔ لعنت

الف) جھوٹ سب سے بڑی .... ہے۔

ب) جھوٹ تمام برائیوں کی .... ہے۔

ج) اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں پر .... بھیجی ہے۔

د) جھوٹ انسانوں کو .... میں ڈالتا ہے۔

ہ) لوگ جھوٹوں پر .... نہیں کرتے۔

3 کالم (الف) کے جملوں کو کالم (ب) کے جملوں کے ساتھ اس طرح جوڑیں کہ معنی واضح ہو جائے۔

	کالم (الف)	کالم (ب)
الف)	چوری سے معاشرے میں برائیاں	سفارش کی۔
ب)	اسلام میں چور کے ہاتھ	پورے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔
ج)	چوری بہت بڑا	گناہ ہے۔
د)	لوگوں نے اس عورت کی	کاٹنے کا حکم ہے۔
ہ)	بے چینی اور بدامنی کی کیفیت	جنم لیتی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے محنت کرنے والوں کو اللہ کا دوست قرار دیا ہے۔

برائے اساتذہ

طلبہ کو ایک دو ایسے واقعات ضرور سنائیں جن میں جھوٹ اور چوری کا انجام (ذلت و رسوائی) نظر آئے۔ اس مشق سے غیر محسوس طریقے سے بچے/ بچیوں کی تربیت کرنے میں معاونت حاصل ہوگی۔

سبق نمبر 25:

غیبت اور بہتان سے اجتناب

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. غیبت کسے کہتے ہیں۔
2. برائی معاشرے کو کس طرح سے نقصان پہنچانے کا سبب بنتی ہے
3. اللہ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کتنا ناپسند فرمایا ہے۔

کسی شخص کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنے کو غیبت کہتے ہیں جبکہ بہتان کا مطلب کسی شخص کی ایسی برائی بیان کرنا جو اس میں موجود نہ ہو۔ بہتان کو عام لفظوں میں تہمت اور الزام بھی کہا جاتا ہے۔ بہتان دراصل بغض، حسد اور کینہ کی وجہ سے لگایا جاتا ہے۔

غیبت ایک ایسا گناہ ہے جس کی وجہ سے لوگوں میں دشمنیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جس سے آگے چل کر پورے معاشرے کی پرسکون فضا متاثر ہوتی ہے۔ انہی وجوہات کی بناء پر اللہ اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو اس سے بچنے کی سختی سے تلقین فرمائی ہے اور غیبت کو حرام ٹھہرایا ہے۔

لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ (حوالہ:۔ سورۃ الحجرات۔۱۲)

''ایک دوسرے کی غیبت نہ کیا کرو

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ:

''ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔ اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو''۔

(حوالہ:۔ ابو داؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ)

حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ غیبت کسے کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اپنے بھائی کی اس چیز کا ذکر کرنا جس کو وہ ناپسند کرے۔ پھر پوچھا گیا کہ اگر بھائی میں وہ عیب موجود ہو تو؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

”اگر وہ عیب اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا“۔(ترمذی۔ح 1859)

حدیث میں آیا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے معراج کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے لوگوں کا ایک ایسا گروہ بھی دیکھا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے میں نے جبرائیل امینؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں اپنے بھائیوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔

(حوالہ:۔ ابو دائود کتاب الادب باب فی الصیغبۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس گناہ سے محفوظ رکھے اور ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم دوسروں کو تکلیف پہنچانے کا ذریعہ نہ بنیں۔

مشق

1 نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات کاپیوں پر لکھیں۔

الف) غیبت کسے کہتے ہیں؟

ب) بہتان سے کیا مراد ہے؟

ج) واقعہ معراج کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے غیبت کرنے والوں کو کس حال میں دیکھا؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) غیبت کی وجہ سے لوگوں میں .... پیدا ہوتی ہے۔

ب) عام طور پر لوگ .... کی وجہ سے بہتان لگاتے ہیں۔

ج) غیبت کی وجہ سے آپس کی .... نفرت میں بدل جاتی ہے۔

د) اللہ کے بندو آپس میں .... بن کر رہو۔

ہ) ایک دوسرے کی .... نہ کیا کرو۔

سبق نمبر26:

گفتگو کے آداب

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1 بات چیت کرنے کے آداب اور طریقوں کو سمجھ سکیں گے۔

گفتگو ''بات چیت'' کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان ہوتی ہے۔ دینِ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو حکم دیا ہے کہ وہ آپس میں اچھے انداز سے بات چیت کیا کریں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرۃ۔۲:۸۳)

ترجمہ: ''اور لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کرو''۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

ترجمہ: ''(کامل) مسلمان وہ شخص ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں'' (صحیح البخاری۔ ح 09)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آہستہ آہستہ گفتگو فرماتے تھے۔ چھوٹے بڑے کا لحاظ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت نرم لہجے میں بات کرتے تھے۔ گفتگو کرنے والے کی بات غور سے سنتے تھے اور جب وہ بات مکمل کر لیتا تو تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی بات کا جواب دیتے۔

پیارے بچو! یاد رکھنا کہ انسان اپنی بات چیت اور گفتگو سے ہی پہچانا جاتا ہے۔ ہمارے دین نے ہمیں گفتگو کے بہت سے آداب بتائے ہیں جو یہ ہیں۔

1 گفتگو یعنی بات چیت ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے۔

2 گفتگو کے دوران آواز بہت بلند یا بہت آہستہ نہیں ہونی چاہیے بلکہ درمیانی آواز میں بات چیت کرنی چاہیے۔

3 گفتگو کے دوران آسان اور اچھے الفاظ بولنے چاہئیں تاکہ سننے والوں کو آسانی سے سمجھ آسکیں۔

4 مجلس میں ہر شخص کو بولنے کا موقع دیا جانا چاہیے دوسروں کی بات غور اور توجہ سے سننی چاہیے

بولتے ہوئے کسی شخص کی بات کاٹنا گفتگو کے آداب کے خلاف ہے۔

5 بزرگوں، والدین اور اساتذہ کے سامنے اونچی آواز میں بولنا بدتمیزی ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ۔ ”اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر ہمارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اُف تک نہ کہو نہ انہیں جھڑکو بلکہ ان کے ساتھ احترام سے بات کرو“۔(سورۃ بنی اسرائیل ۲۳۔)

6 چھوٹوں سے شفقت کے انداز میں گفتگو کرنی چاہیے۔

7 گفتگو کسی کے ساتھ بھی کی جائے تو ہمیشہ یہ خیال رکھا جائے کہ زبان سے کوئی غلط بات نہ نکلے۔

8 ہمیشہ اچھی گفتگو کرنی چاہیے۔یعنی بامقصد بات کرنی چاہیے۔اسلام نے بلاوجہ بولنے کو ناپسند فرمایا ہے۔

مشق

1 نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) گفتگو کسے کہتے ہیں؟

ب) گفتگو کے چند آداب تحریر کریں۔

2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (✗) کا نشان لگائیں۔

الف) ہمیں ہمیشہ با مقصد بات کرنی چاہیے۔ ☐

ب) اسلام نے بلاوجہ بولنے کو پسند کیا ہے۔ ☐

ج) گفتگو ٹھہر ٹھہر کر کرنی چاہیے۔ ☐

د) دوسروں کی بات توجہ اور غور سے نہیں سننی چاہیے۔ ☐

ہ) گفتگو کے دوران اچھے اور آسان لفظ بولنے چاہئیں۔ ☐

عملی سرگرمیاں

اُستاد/اُستانی کمرۂ جماعت میں طلباء و طالبات کو والدین کے ساتھ' اساتذہ کرام کے ساتھ اور دوستوں/سہیلیوں کے ساتھ گفتگو کا طریقہ اور آداب بتائیں' پھر طلباء و طالبات کو گروپوں میں تقسیم کر کے اس کی عملی مشق کرائیں یعنی کسی ایک طالب علم کو اُستاد اور چند کو شاگرد بنا کر مشق کرائیں۔اسی طرح کسی بچے/بچی کو باپ/ماں بنا کر دوسرے بچوں کو اولاد کی شکل میں عملی مشق کرائیں۔اس سرگرمی سے بچوں کی دلچسپی بھی بڑھے گی اور وہ گفتگو کے صحیح آداب بھی سیکھ جائیں گے۔

سبق نمبر 27:

حضرت ابراہیم علیہ السلام

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. حضرت ابراہیم علیہ السلام کون تھے۔
2. قربانی کرنے کا کیا مقصد ہے۔
3. انہوں نے بتوں کو کیوں توڑا۔
4. کعبہ کی تعمیر کن لوگوں نے کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں۔ آپ کا لقب "خلیل اللہ" ہے۔ خلیل اللہ کے معنی ہیں "اللہ کا دوست"۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم بتوں کے علاوہ سورج اور ستاروں کی بھی پوجا کرتی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں بتوں کی پوجا کرنے سے روکا۔ اس پر قوم آپ علیہ السلام کے خلاف ہوگئی۔ اس وقت وہاں کا بادشاہ نمرود تھا جو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور لوگوں سے اپنے آپ کو سجدہ کرواتا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تو خدا نہیں ہے بلکہ خدا تو وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے۔ اگر تو خدا ہے تو سورج کو مغرب سے نکال کر دکھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس بات کا نمرود کوئی جواب نہ دے سکا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ بتوں کی پوجا چھوڑ دو اور صرف ایک خدا کی عبادت کرو لیکن انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بات نہ مانی۔

ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ میلے میں گئے ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانے میں گئے اور وہاں رکھے تمام بتوں کو توڑ دیا۔ صرف ایک بت رہنے دیا جو بڑا تھا اور اس بت کے

کندھے پر کلہاڑا رکھ دیا۔ لوگ میلے سے واپس آئے تو بتوں کا حال دیکھ کر بہت ناراض ہوئے۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا تم نے ہمارے بتوں کو توڑا ہے تو آپ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس بڑے بت سے پوچھ لیں۔ یہ سن کر وہ کہنے لگے کہ تم جانتے ہو کہ بت بول نہیں سکتے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ اگر یہ بول اور سن نہیں سکتے تو یہ تمہارے خدا کیسے ہو سکتے ہیں۔ اس پر آپ کی قوم آپ سے ناراض ہوگئی۔ انہوں نے نمرود سے آپ علیہ السلام کی شکایت کی۔

نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھڑکتی ہوئی آگ میں پھینکنے کا حکم دیا، لیکن اللہ کے حکم سے آگ ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم سے مایوس ہو کر ہجرت کر کے پہلے فلسطین اور بعد میں مصر پہنچے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کریں۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام اللہ کی راہ میں قربانی کے لیے فوراً تیار ہو گئے، لیکن عین قربانی کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا اور آپ علیہ السلام کی جگہ ایک مینڈھا قربان کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمان ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر اپنی حیثیت کے مطابق گائے، اونٹ، دُنبے یا بکرے کی قربانی کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے مل کر بیت اللہ کی تعمیر فرمائی، آج لاکھوں مسلمان ہر سال حج کے لئے بیت اللہ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

مشق

1. نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو کیا سمجھایا؟

ب) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمان کیا کرتے ہیں؟
ج) مسلمان ہر سال کس کی یاد میں قربانی کرتے ہیں؟
د) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں کیوں ڈالا؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) اللہ کے حکم سے .... ٹھنڈی ہوگئی۔
ب) صرف .... خدا کی عبادت کرو۔
ج) حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے .... تھے۔

3 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف) عراق کا بادشاہ نمرود دعویٰ کرتا تھا:

☐ سچائی کا ☐ خدائی کا ☐ بادشاہی کا

ب) نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پھینک دیا۔

☐ سمندر میں ☐ جنگل میں ☐ آگ میں

ج) اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ بھیج دیا ایک:

☐ اونٹ ☐ مینڈھا ☐ بیل

د) خدا تو وہ ہے جو سورج کو نکالتا ہے:

☐ مغرب سے ☐ مشرق سے ☐ شمال سے

سبق نمبر 28: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقاصدِ تدریس

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبا جان سکیں کہ:

1. حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون تھے۔
2. ان کو یارِ غار کیوں کہتے ہیں۔
3. انہوں نے مسلمانوں کی بھلائی کے لیے کیا کیا۔
4. ان کا دورِ حکومت کیسا تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ تھے۔ ''صدیق'' آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب اور ''ابوبکر'' کنیت ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تقریباً دو سال چھوٹے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچپن ہی سے صداقت اور امانت کے لیے مشہور تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یتیموں، مسکینوں اور ضرورت مندوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شروع ہی سے بت پرستی سے نفرت تھی۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جب نبوت ملی تو پہلے پہل آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے خاص تعلق والے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انہی میں شامل تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے صحابی ہیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمان ہوتے ہی اسلام کی دعوت و تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ مکہ کے بہت سے معزز افراد آپ کی دعوت پر مسلمان ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظّمہ کے ایک مال دار تاجر تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب کچھ اسلام کی راہ میں قربان کر دیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہجرت فرمائی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ تھے۔ راستے میں مکہ مکرمہ سے تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر غارِ ثور میں تین دن قیام فرمایا۔ اسی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یارِ غار کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نکاح میں تھیں۔

خلافت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کا پہلا خلیفہ چُنا گیا۔ خلافت کے دوران آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سادہ زندگی بسر کی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں قرآن مجید کی جمع و تدوین کا عظیم کارنامہ بھی سرانجام دیا گیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال 13 ہجری میں ہوا۔ اُس وقت آپ کی عمر 63 سال تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

مشق

1 نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یارِ غار کیوں کہا جاتا ہے؟

ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں کیا خدمات سرانجام دیں؟

2 خالی جگہ پُر کریں۔

الف) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب .... تھا۔

ب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں قرآن مجید کی .... کا عظیم کارنامہ سرانجام پایا۔

ج) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا .... کی صاحبزادی تھیں۔

3 درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

الف) مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے صحابی:

☐ حضرت عمرؓ ☐ حضرت علیؓ ☐ حضرت ابوبکر صدیقؓ

ب) جب حضرت ابوبکر صدیقؓ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر تھی:

☐ 62 سال ☐ 63 سال ☐ 64 سال

ج) حضرت ابوبکر صدیقؓ کو شروع ہی سے بہت نفرت تھی:

☐ بت پرستی سے ☐ جھوٹ سے ☐ لڑائی جھگڑوں سے

د) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غارِ ثور میں قیام کیا:

☐ دو دن ☐ تین دن ☐ چار دن

فرہنگ

باب اوّل القرآن الکریم

الفاظ	معنی
ناظرہ	دیکھ کر قرآن پڑھنا
ہجے	حرف کو حرف سے اِعراب کے ذریعے ملا کر لفظ بنانا
تلفظ	لفظ کی ادائیگی، لہجہ
متحرک	زبر، زیر، پیش والا حرف، جس حرف پر حرکت ہو
فتحہ	زبر کو کہتے ہیں (َ)
کسرہ	زیر کو کہتے ہیں (ِ)
ضمہ	پیش کو کہتے ہیں (ُ)
جزم	سکون کی علامت کو کہتے ہیں (ْ)
تنوین	دو زبر، دو زیر، دو پیش کو کہتے ہیں
مَدَّہ	وہ حرف جس پر مد ہو (جآء)
لین	واؤ ساکن سے پہلے زبر ہو (خَوْ)
حفظ قرآن	قرآن کو یاد کرنا
فاتحہ	سورۃ الحمد للہ، آغاز
النصر	مدد، سورہ اِذا جاء
اخلاص	سورۃ قُل ھواللہ احد
حرکات	حرکت کی جمع
ابتدائی	پہلے
ساکن	ٹھہرا ہوا
پناہ	حفاظت

	معنی
مہربان	مہربانی کرنے والا
مغفرت	معافی

باب دوم۔ ایمانیات وعبادات

شریک	برابر، حصہ دار، ساجھا
شرک	اللہ تعالیٰ کو ایک نہ ماننا، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا
محتاج	حاجت مند
مقدس	پاک
آخرت	آخری دن، خاتمہ، موت کے بعد کی زندگی، قیامت
انصاف	ایک جیسا سلوک، عدل
ہدایت	سیدھا راستہ دکھانا
سرچشمہ	ذریعہ
ایمان	یقین
باقاعدگی	لازمی طور پر
ستون	بنیاد، سہارا
نظم وضبط	اصول، پابندی
صبح صادق	فجر سے پہلے کا وقت
غروب ہونا	ڈوب جانا
مخاطب ہونا	بات چیت کرنا
ثواب	اجر، صلہ
انکساری	نہایت عاجزی سے

الفاظ	معنی
بدن کھجانا	بدن پر خارش کرنا
مرکز	درمیان، درمیانی مقام
عبادت گاہ	عبادت کرنے کی جگہ
معاشرہ	جہاں انسان بستے ہیں
سماجی	دنیاوی، معاشرتی
واجب ہونا	لازم ہونا

باب سوم۔ سیرت طیبہ

الفاظ	معنی
معاہدہ	معاملہ طے پانا
مظلوم	جس پر ظلم کیا جائے
لقب	نام جو کسی صفت کی وجہ سے مشہور ہو
حجر	پتھر
اسود	سیاہ
وحی	اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغام آنا
مومن	ایمان رکھنے والا
جھٹلانا	ماننے سے انکار کرنا
تلقین کرنا	ہدایت کرنا، سکھانا
عالم	حالت
خیانت	دھوکہ، بددیانتی، بے ایمانی، بدعنوانی
بے مثال	جس کی کوئی مثال نہ ہو
صفات	صفت کی جمع
پرہیز کرنا	بچنا
درگزر	معاف کرنا
حسن سلوک	اچھا سلوک
ضرورت مند	حاجت مند جس کی کوئی ضرورت ہو
اعتماد	بھروسہ
لوٹانا	واپس کرنا
منتظم	انتظام کرنے والا
فاقہ	بغیر کھائے پیئے وقت گزارنا
جانی دشمن	جان کا دشمن
سعادت	خوش نصیبی
ظلم کے پہاڑ ڈھانا	بے حد ظلم کرنا
رواداری	دوسروں کا خیال رکھنا
درگزر کرنا	معاف کرنا
حوصلہ پست ہونا	ہمت ہارنا
مظالم	تکلیفیں، ظلم کی جمع
بازپرس	پوچھ گچھ
تحمل	زیادتی، برداشت کرنا

باب چہارم۔ اخلاق وآداب

الفاظ	معنی
تاک میں رہنا	انتظار میں رہنا
غیبت	کسی کی غیر موجودگی میں اس کی برائی بیان کرنا
بہتان	کسی پر ایسا الزام لگانا جو اس میں موجود نہ ہو
مذمت	منع کرنا، پسند نہ کرنا، بُرائی
میل جول	ملنا جلنا
لعنت	غضب، سرزنش، رحمت سے دُوری
بھروسہ	دارومدار، اعتماد
مالدار	دولت مند

الفاظ	معنی
بغض	دشمنی
ذہن نشین کرنا	ذہن میں بٹھانا
دل آزاری	دل دکھانا
شیریں	میٹھا
محفل	مجلس
بے ہودہ	فضول
ذہنی سطح	ذہن کے مطابق

باب پنجم۔ ہدایت کے سرچشمے/مشاہیر اسلام

الفاظ	معنی
مرتبہ	مقام
خلیل	دوست
بت پرستی	بتوں کی پوجا
ہدایت	سیدھا راستہ دکھانا، رہنمائی
تنگ کرنا	تکلیف پہنچانا
معبود	جس کی عبادت کی جائے
اعتراف کرنا	مان لینا
پوجا کرنا	عبادت کرنا

الفاظ	معنی
آزمائش	امتحان
سنت پر عمل کرنا	حضور علیہ السلام کے طریقے پر عمل کرنا۔
خلیفہ	نائب، حکمران
شفقت	مہربانی
سیرت	کردار
معاملہ فہمی	مسئلہ کو سمجھنا
دانشمندی	عقلمندی
ممتاز	نمایاں
بعثت	نبی بنا کر بھیجنا
تصدیق	گواہی
انتظامات	تیاری
امیر حج	حج کا امیر
وظیفہ	سرکاری امداد
منصب	مقام
فائز ہونا	مُقرّر ہونا

- بڑوں کا ادب کرنا اچھی عادت ہے۔
- نیک بنو نیکی پھیلاؤ۔
- والدین کا احترام کرنا چاہیے۔
- سچ بولنا اچھی عادت ہے۔
- چوری کرنا گناہ ہے۔
- صبح سویرے اُٹھنا اچھی عادت ہے۔
- علم کی روشنی پھیلاؤ۔
- جھوٹ بولنا بُری بات ہے۔
- اساتذہ کا احترام کرنا چاہیے۔
- صفائی نصف ایمان ہے۔

قومی احتساب بیورو بلوچستان

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان No. So (Academic) /Edu/2-6/2999-3003 مورخہ 24 دسمبر 2013 بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر 2308-2310/C.B مورخہ 24 دسمبر 2013 اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کرکے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریر اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

قومی ترانہ

پاک سَر زمین شاد باد کِشورِ حَسین شاد باد
تُو نشانِ عَزمِ عالی شان اَرضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَر زمین کا نِظام قوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت پائِندہ تابِندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پَرچَمِ سِتارہ و ہِلال رَہبرِ تَرقّی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ اِستقبال
سَایۂ خدائے ذُوالجلال

کوڈ نمبر
ISL-III/349(NP-2007)2014

سیریل نمبر

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2020	اول	149,200	مفت تقسیم